# مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

## پارہ ۴ تا ۶


انجمن خدام القرآن سندھ کراچی رجسٹرڈ

ای میل: info@quranacademy.com

ویب سائٹ: www.quranacademy.com

# مختصر خلاصہ ٔ مضامینِ قرآن

# چوتھا پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ۞

قرآنِ مجید کے چوتھے پارے میں سورۂ آل عمران کے آخری ۱۱ رکوع یعنی رکوع ۱۰ تا ۲۰ اور سورۂ نساء کے ابتدائی ۳ رکوع شامل ہیں۔

## رکوع ۱۰ ...... آیات ۹۲ تا ۱۰۱

### باوجود استطاعت کے حج نہ کرنا، کافرانہ عمل ہے

سورۂ آلِ عمران کے دسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ نیکی تو اُس شخص کی ہے جو اپنی محبوب شے اللہ کی راہ میں لگادے۔ اِس رکوع میں حج کی فرضیت کا حکم بھی آیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ جو شخص مالی اعتبار سے بیت اللہ تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو، صحت مند بھی ہو اور راستے میں حالات بھی پُرامن ہوں تو اُس پر لازم ہے کہ وہ حج کرے۔ اگر اُس نے ایسا نہیں کیا تو گویا اُس نے عملی اعتبار سے کفر کیا۔ اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اُسے کسی کے حج یا عبادت کی حاجت نہیں۔ جو شخص بھی نیکی کرتا ہے، اپنے ہی بھلے کے لیے کرتا ہے۔ اِس رکوع میں مسلمانوں کو اِس سے بھی خبردار کیا گیا کہ اگر تم نے اہلِ کتاب کے ایک گروہ کی بات مانی تو وہ تمہیں کفر کی طرف لے جائیں گے۔ وہ خود تو گمراہ ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم گمراہ ہیں، اب وہ تمہیں بھی گمراہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

## رکوع ۱۱ ...... آیات ۱۰۲ تا ۱۰۹

### روزِ قیامت کون کامیاب ہوگا؟

گیارہویں رکوع میں اللہ نے مسلمانوں کو کامیابی کے لیے ایک سہ نکاتی لائحۂ عمل دیا ہے۔ پہلا نکتہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنی ذاتی زندگی میں اللہ کا ایسے تقویٰ اختیار کرے جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے یعنی اللہ کی نافرمانی سے ایسے بچے جیسا کہ بچنے کا حق ہے۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ

تمام مسلمان قرآن کی بنیاد پر آپس میں متحد ہو جائیں۔ اپنا مشن بنالیں کہ ہم نے قرآنِ مجید کو پڑھنا ہے، سمجھنا ہے، اِس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے، اِس کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کے لیے جدوجہد کرنی ہے اور اِس کی تعلیمات کو پوری دنیا میں پھیلانا ہے۔ یہ مشن تمام مسلمانوں کو متحد کر دے گا اور اُن کا باہمی انتشار ختم ہو جائے گا۔ اسلام قبول کرنے سے قبل صحابہ کرامؓ منتشر تھے۔ خدمتِ قرآن کے مشن نے اُنھیں بھائی بھائی بنا دیا۔ تیسرا نکتہ یہ بیان کیا گیا کہ متحد ہونے کے بعد مسلمان باہم مل کر جماعت کی صورت میں لوگوں کو خدمتِ قرآن کے مشن میں شریک ہونے کی دعوت دیں، نیکیوں کو پھیلائیں اور برائیوں سے روکیں۔ بشارت دی گئی کہ اِس سہ نکاتی لائحۂ عمل کو اختیار کرنے والے ہی روزِ قیامت کامیاب ہوں گے۔

## رکوع ۱۲ ...... آیات ۱۱۰ تا ۱۲۰

## امت کے دورِ زوال میں کرنے کے کام

بارہویں رکوع میں بیان کیا گیا کہ یہود اللہ کے غضب کا شکار اور ذلت و رسوائی سے دوچار ہیں۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ اُنہوں نے اللہ کی نافرمانی کی، انبیاءؑ کو جھٹلایا اور بعض انبیاءؑ کو شہید کر دیا۔ البتہ اُن میں بعض صالحین اور اللہ کے محبوب لوگ بھی ہیں۔ یہ وہ ہیں جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ رات کے اوقات میں آیاتِ قرآنی کی تلاوت کرتے ہیں۔ اللہ کے احکامات کے سامنے سر جھکا دیتے ہیں۔ نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں۔ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کا یہ طرزِ عمل اخلاص کے ساتھ اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے ہے۔ اللہ ہمیں بھی یہ صفات عطا فرمائے کیونکہ آج ہم مسلمان دنیا میں ذلت و رسوائی سے دوچار ہیں۔ ہمارے وہی جرائم ہیں جو اِس سے پہلے یہود کے تھے۔ ہم میں سے ایسے افراد اللہ کے محبوب بن جائیں گے جو اوپر بیان کی گئی صفات اختیار کر لیں۔

## رکوع ۱۳ ...... آیات ۱۲۱ تا ۱۲۹

## اللہ کی مدد کب آتی ہے؟

تیرہویں رکوع سے غزوۂ اُحد میں پیش آنے والے واقعات پر تبصرہ کا آغاز ہوا۔ اِس موقع پر اللہ

نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر مسلمان صبر و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے میری اطاعت کریں گے تو میں فرشتوں کے نزول کے ذریعہ اُن کی مدد کروں گا۔ مدد کی یہ بشارت مسلمانوں کی ہمت بڑھانے اور اُنہیں خوش کرنے کے لیے ہے۔ حقیقت میں تو مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے اور وہی فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے۔ مسلمانوں نے چونکہ مجموعی طور پر صبر و استقامت کا مظاہرہ نہیں کیا لہٰذا اُنہیں عطا کی جانے والی فتح، شکست میں بدل گئی۔

## رکوع ۱۴ ...... آیات ۱۳۰ تا ۱۴۳

### مسلمان کب غالب ہوں گے؟

چودھویں رکوع میں سود کی حرمت کا ابتدائی حکم نازل ہوا جس کے تحت سود پر سود یعنی سودِ مرکب کو حرام قرار دیا گیا۔ یہ ابتدائی حکم تھا۔ سود کی ہر صورت کی حرمت کا حکم سورۃ البقرہ کے اڑتیسویں رکوع میں آ چکا ہے۔ اِس کے بعد اللہ نے اِس رکوع میں مسلمانوں کو تسلی دی کہ وہ غزوۂ احد میں وقتی شکست پر مایوس نہ ہوں:

**وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝**

''اور نہ ہمت ہارو اور نہ غمگین ہو، اور غالب تم ہی ہو گے بشرطیکہ مومن ہو''۔

آخر کار غالب مسلمان ہی ہوں گے بشرطیکہ وہ اپنے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا کریں۔ اللہ نے وقتی شکست آزمائش کے لیے دی ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اِس مشکل وقت میں کون دینِ حق پر ڈٹا رہتا ہے اور کون رُخ پھیر لیتا ہے۔ پھر کچھ ساتھیوں کو شہادت کی سعادت ملی ہے جس کی آرزو کر کے وہ میدان میں آئے تھے۔

## رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۴۴ تا ۱۴۸

### اللہ والے کون ہیں؟

پندرہویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ تمہاری وابستگی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ساتھ اُن کے مشن سے بھی ہونی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اُن کے بعد تم دین کے غلبہ کے لیے جدوجہد ہی سے کنارہ کشی کر لو۔ حقیقت میں اللہ والے وہ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جنگ کے

دوران تکالیف کی وجہ سے نہ ہمت ہارتے ہیں، نہ کمزور پڑتے ہیں اور نہ باطل کے سامنے دبتے ہیں۔اُن کی دعا تو یہ ہوتی ہے کہ :

**رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴿﴾**

''اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہ اور وہ زیادتی جو ہم نے اپنے معاملات میں کی اور جما دے ہمارے قدموں کو اور ہماری مدد فرما کافر قوم کے مقابلہ میں''۔

## رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۴۹ تا ۱۵۵

### نظم کی اہمیت

سولہویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے تو غزوۂ احد میں مسلمانوں سے اپنی مدد کا وعدہ سچ کر دکھایا تھا جبکہ وہ کافروں کو بے دریغ قتل کر رہے تھے۔البتہ جب چند ساتھیوں نے نظم کی خلاف ورزی کی اور فتح کی جلدی میں اپنے امیر کی نافرمانی کر کے مسلمان لشکر کی پشت پر واقع درہ خالی کر دیا تو پھر فتح شکست میں بدل گئی۔اِسی درہ سے کفار نے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان اٹھانا پڑا۔گویا اِس رکوع میں نظم کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔اللہ ہمیں غلبۂ دین کی جدوجہد میں نظم کی پابندی کے ساتھ محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

## رکوع ۱۷ ...... آیات ۱۵۶ تا ۱۷۱

### ایک مثالی قائد کی صفات

سترہویں رکوع میں نبی اکرم ﷺ کی تحسین کی گئی کہ آپ ﷺ مومنوں کے حق میں انتہائی نرم مزاج ہیں۔اگر آپ ﷺ سخت گیر ہوتے تو ساتھی آپ ﷺ کے پاس سے منتشر ہو جاتے ۔

کوئی کارواں سے چھوٹا کوئی بدگماں حرم سے
کہ میرِ کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی

نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ ساتھیوں کی نظم کی خلاف ورزی کی غلطی معاف کر دیجیے، اُن کے لیے اللہ سے بخشش طلب کیجیے اور اُن سے معاملات میں مشورہ کر کے اُن پر اپنے اعتماد کا اظہار

فرمایئے۔ البتہ جب آپ فیصلہ کرلیں تو پھر اللہ پر توکل اور بھروسہ کیجیے۔ اللہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اِس حقیقت کو یاد رکھیے کہ حق و باطل کے معرکہ میں فیصلہ کن شے اللہ کی مدد ہے۔ یہ حاصل ہو تو کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ اِس کے برعکس اگر اللہ کی مدد شاملِ حال نہ ہو تو کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ اِس رکوع میں مزید فرمایا کہ جو سعادت منداللہ کی راہ میں شہید ہوں اُنہیں مردہ نہ سمجھو۔ وہ حقیقت میں زندہ ہیں، اللہ کے عطا کردہ رزق سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنے اُن ساتھیوں کے بارے میں خوش خبریاں سن رہے ہیں جو بعد میں شہید ہو کر اُن کے ساتھ آملیں گے۔ ساتھ ہی اللہ کی طرف سے مزید نعمتوں کی بشارتیں حاصل کررہے ہیں۔ اللہ ہم سب کو شہادت کی موت عطا فرمائے۔ آمین!

## رکوع ۱۸ ...... آیات ۱۷۲ تا ۱۸۰

### ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے!

اٹھارہویں رکوع میں اللہ نے صحابہ کرامؓ کی تحسین فرمائی ہے۔ وہ غزوۂ اُحد میں شکست کے صدمہ سے نڈھال تھے اور اُن میں سے کئی زخموں سے چور تھے۔ اِس کے باوجود جب اللہ کے رسول ﷺ نے اُنہیں دشمنوں کا تعاقب کرنے کا حکم دیا تو وہ فوراً اِس کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ نے اُنہیں اجرِ عظیم کی بشارت عطا کی۔ اِس موقع پر راستے میں ایک قافلہ والوں نے اُنہیں ڈرایا کہ تمہارے دشمن زیادہ تیاری کے ساتھ حملے کے لیے آرہے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا:

**حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿﴾**

’’ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے‘‘۔

اُن کی اِس بات پر اللہ بہت خوش ہوا اور اِن سعادت مندوں کو بہت بڑے اجروثواب، فضل اور اپنی رضا کے حصول کی خوش خبری دی۔

## رکوع ۱۹ ...... آیات ۱۸۱ تا ۱۸۹

### ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے!

انیسویں رکوع میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ:

**كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ**

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور تمہیں تمہارے اَجر دیئے جائیں گے روزِ قیامت''۔

یہ دنیا دارالعمل اور دارالامتحان ہے۔ نتیجہ قیامت کے دن نکلے گا:

**فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿﴾**

''پس جو کوئی بھی بچا لیا گیا جہنم کی آگ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں، پس وہ تو کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی نہیں ہے مگر دھوکے کا سامان''۔

اللہ ہمیں اِس دنیا کے دھوکے سے محفوظ فرمائے اور اِس میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## رکوع ۲۰ ...... آیات ۱۹۰ تا ۲۰۰

### حصولِ معرفتِ حقائق کا ذریعہ...... ذکر و فکر

بیسویں رکوع میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ کی معرفت اور سیدھے راستہ کی ہدایت اُنہیں نصیب ہوتی ہے جو کائنات پر غور و فکر کرتے ہیں اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ حقائق کو پا لیتے ہیں اور حقیقی ایمان کے نور سے اُن کے باطن منور ہو جاتے ہیں۔ وہ اللہ سے دعائیں کرتے ہیں:

**رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿﴾**

''اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہ اور دور کر دے ہم سے ہماری خطائیں اور ہمیں وفات دے نیکو کاروں کے ساتھ۔ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما وہ سب کچھ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کے ذریعہ اور رسوا نہ کر ہمیں روزِ قیامت، بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے''۔

اِس رکوع کے آخر میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ کفار کے مقابلے میں ڈٹے رہیں، نظم کی سختی سے پابندی کریں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کریں تا کہ وہ کامیاب ہوں۔

# سورۂ نساء

## اسلام کی معاشرتی ہدایات

## رکوع ۱ ...... آیات ۱ تا ۱۰

### خواتین اور یتیموں کے حقوق ادا کرو

پہلے رکوع میں خواتین اور یتیموں کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ ارشاد ہوا کہ خواتین کو اُن کے مہر خوشی خوشی ادا کیا کرو۔ مردوں کو چار نکاحوں کی اجازت ہے مگر اِس شرط کے ساتھ کہ وہ تمام بیویوں کے درمیان عدل کریں۔ اگر وہ عدل نہیں کرسکتے تو پھر ایک نکاح ہی کافی ہے۔ حکم دیا گیا کہ وراثت میں سے خواتین کو بھی اُن کا معین حصہ دو۔ یتیموں کا مال ناحق مت کھاؤ۔ جو یتیم کا مال ناحق کھاتا ہے وہ تو گویا اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے۔

## رکوع ۲ ...... آیات ۱۱ تا ۱۴

### وراثت کے احکامات

دوسرے رکوع میں وراثت کے احکامات بیان ہوئے۔ اِن احکامات پرعمل کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی اور اِن احکامات کی نافرمانی کرنے والوں کو جہنم کی آگ میں جلنے اور ذلت والے عذاب سے دوچار ہونے کی وعید سنائی گئی۔

## رکوع ۳ ...... آیات ۱۵ تا ۲۲

### فوری اور سچی توبہ ضرور قبول ہوتی ہے

تیسرے رکوع میں اللہ نے جنسی بے راہ روی سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ نہ زنا کرو اور نہ ہی ہم جنس پرستی کے جرم کا ارتکاب کرو۔ گناہوں پر فوری اور سچی توبہ کرنے والوں کو یقین دلایا گیا کہ اللہ اُن کی توبہ ضرور قبول کرے گا اور اُن پر نظرِ کرم فرمائے گا۔ توبہ میں تاخیر کرنے والوں کو خبردار کیا گیا کہ اگر موت کے وقت توبہ کی تو وہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی۔ اِس رکوع میں اللہ نے ایک بار پھر بیویوں سے حسنِ سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔

# مختصر خلاصہ مضامینِ قرآن

# پانچواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ۚ کِتٰبَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسَافِحِیْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِہٖ مِنْھُنَّ فَاٰتُوْھُنَّ اُجُوْرَھُنَّ فَرِیْضَۃً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِہٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا۝

قرآنِ حکیم کے پانچویں پارے میں سورۂ نساء کے مجموعی طور پر ۱۷ رکوع یعنی رکوع ۴ سے رکوع ۲۰ تک شامل ہیں۔

## رکوع ۴ ...... آیات ۲۳ تا ۲۵

### محرم خواتین کی فہرست

چوتھے رکوع میں ایک مرد کے لیے محرم خواتین کی فہرست دی گئی۔ محرم خواتین دو قسم کی ہیں۔ ابدی محرم جن سے کبھی بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ عارضی محرم جن سے وقتی طور پر نکاح نہیں ہوسکتا۔ مثلاً بیوی کی بہن عارضی محرم ہے۔ ایک شخص کے لیے منع ہے کہ وہ اپنی بیوی کی موجودگی میں اُس کی بہن سے نکاح کرے۔ البتہ اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا اُس کی بیوی انتقال کر جائے تو اب وہ مطلقہ یا مرحومہ کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے۔ ابدی محرم سے پردہ نہیں البتہ عارضی محرم سے پردہ ہے۔ اِس رکوع میں یہ تاکید بھی کی گئی کہ نکاح ہمیشہ گھر بسانے کے لیے کرو محض لذت کا حصول مقصود نہ ہو۔ مزید فرمایا کہ بیویوں کو پورا پورا مہر ادا کرو۔ ہاں اگر وہ خود پورا مہر یا اُس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اِس میں کوئی گناہ نہیں۔

## رکوع ۵ ...... آیات ۲۶ تا ۳۳

### شریعت ایک نعمت ہے

پانچویں رکوع میں شریعت کو ایک نعمت قرار دیا گیا جس پر عمل سے معاشرہ میں ہر فرد کی جان، مال اور آبرو محفوظ ہو جاتی ہے۔ مزید یہ حکم دیا گیا کہ آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ ہی کسی محترم جان کو قتل کرو۔ ایسا کرنے والوں کو سخت سزا ملے گی۔ خوشخبری دی گئی کہ اگر لوگ بڑے بڑے گناہوں سے بچیں گے تو اللہ چھوٹے گناہ خود ہی معاف فرما دے گا۔

## رکوع ۶ ...... آیات ۳۴ تا ۴۲

### روزِ قیامت نبی اکرم ﷺ کی امت کے خلاف گواہی

چھٹے رکوع میں ارشاد ہوا کہ اللہ نے مرد کو خاندان کا حاکم بنایا ہے۔ نیک بیویاں وہ ہیں جو شوہر کی تابعدار ہوں، اُس کے مال، بستر، راز اور اولاد کی اچھی طرح سے حفاظت کریں۔ جو خواتین ایسا نہ کریں اُنہیں سمجھایا جائے۔ نہ سمجھیں تو بستر سے علیحدہ کیا جائے۔ پھر بھی نہ مانیں تو ہلکی سی سرزنش کی جائے۔ آخری صورت یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کے خاندانوں سے دو معتبر اشخاص صلح کرانے کی کوشش کریں۔ اللہ چاہتا ہے کہ خاندان بسا رہے اور اُس میں علیحدگی کی نوبت نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ خاندانوں کو شاد اور آباد رکھے۔ آمین! اِسی رکوع میں ایک بڑا نازک مضمون بھی ہے۔ روزِ قیامت نبی اکرم ﷺ اِس اُمت کے خلاف گواہ بن کر آئیں گے۔ اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گے، اے اللہ! میں نے اِس امت تک دین کے پیغام کو پہنچانے کا حق ادا کر دیا تھا۔ اگر کسی نے عمل نہیں کیا تو وہ خود ذمہ دار ہے۔ اِس مضمون کو سن کر اللہ کے رسول ﷺ بھی آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔ اللہ ہمیں روزِ قیامت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

## رکوع ۷ ...... آیات ۴۳ تا ۵۰

### شرک کا جرم معاف نہیں کیا جائے گا

ساتویں رکوع میں حکم دیا گیا کہ نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔ نماز اُس وقت

پڑھو جب تمہیں معلوم ہو کہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔ یہ شراب کی حرمت کے حوالے سے دوسرا حکم ہے۔ پہلا حکم سورۃ البقرہ کے ستائیسویں رکوع میں آیا تھا۔ آخری حکم سورۃ المائدہ میں آئے گا جس کے تحت شراب کو مکمل طور پر حرام کر دیا گیا۔ اِس رکوع میں یہود کی بعض خباثتوں کا ذکر بھی کیا گیا۔ وہ الفاظ کو بدل کر اپنے خبث باطن کا اظہار کرتے تھے۔ مزید یہ کہ اُن میں سے کچھ لوگ حضرت عُزیرؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دے کر شرک کا جرم بھی کر رہے تھے۔ آگاہ کیا گیا کہ اللہ جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا لیکن شرک جیسے گناہ کو ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔

## رکوع ۸ ...... آیات ۵۱ تا ۵۹

### ذمہ داری ہمیشہ اہل لوگوں کے حوالے کرو

آٹھویں رکوع میں یہود کا یہ جرم بیان ہوا کہ وہ شرک کرنے والوں کو مسلمانوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو ہدایت دی گئی کہ وہ امانت ہمیشہ اہل لوگوں کے حوالے کریں۔ کسی منصب کے لیے رائے دیں تو موزوں شخص کے لیے دیں یا نامزد کریں تو قابل شخص کو منصب دار بنائیں۔ نظم کی پابندی کریں۔ جملہ معاملات میں اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور اپنے میں سے صاحبِ اختیار منصب دار کی اطاعت کریں۔ اگر منصب دار سے اختلاف ہو تو قرآن وسنت کی روشنی میں اُس کا حل تلاش کریں۔

## رکوع ۹ ...... آیات ۶۰ تا ۷۰

### اطاعتِ رسول ﷺ سے گریز ...... منافقانہ روش

نویں رکوع میں منافقانہ روش کا بیان ہے۔ منافقین قرآن کا حکم ماننے کو تیار ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے لیے تیار نہیں۔ یہی روش منکرینِ سنت کی ہے۔ وہ قرآن کے احکامات کو ماننے کے لیے تیار ہیں لیکن حدیثِ رسول ﷺ کو حجت تسلیم نہیں کرتے۔ اللہ ہمیں اِس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین! اِس رکوع میں مزید فرمایا کہ اُس وقت تک کوئی انسان مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے جملہ معاملات میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہ کرے اور اُن کے کسی فیصلہ کے حوالے سے دل میں بھی تنگی محسوس نہ کرے۔

## رکوع ۱۰ ...... آیات ۷۱ تا ۷۶

### اللہ کی راہ میں ناکامی ہے ہی نہیں

دسویں رکوع میں منافقین کی یہ کمزوری بیان کی گئی کہ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے گریز کرتے ہیں ۔ وہ انتہائی بزدل ہیں ۔دین کی خاطر مال اور جان کی قربانیاں دینے سے گھبراتے ہیں ۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللہ کی راہ میں جنگ کریں ۔حق و باطل کے معرکہ میں خواہ وہ غالب ہوں یا مغلوب، ہر صورت میں اُنہیں بہترین اجر ملے گا ۔

یہ بازی عشق کی بازی ہے، جو چاہو لگا دو ڈر کیسا
گر جیت گئے تو کیا کہنا ،ہارے بھی تو بازی مات نہیں

## رکوع ۱۱ ...... آیات ۷۷ تا ۸۷

### موت کی جگہ اور وقت طے شدہ ہے

گیارہویں رکوع میں بھی منافقین کی بزدلی کا ذکر ہے ۔مکی دور میں مسلمانوں کے لیے حکم تھا کہ کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ اپنے ہاتھ بندھے رکھو۔ کسی بھی مخالفت کے جواب میں اقدام نہ کرو۔ جب مدنی دور میں جنگ کا حکم آیا تو منافقین پر لرزہ طاری ہو گیا۔ وہ لوگوں سے ایسے ڈر رہے تھے جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے ۔اُن سے کہا گیا کہ موت سے نہ ڈرو۔ موت تو اپنے طے شدہ وقت اور معین جگہ پر آ کر رہے گی ۔ بجائے اِس کے کہ وہ بستر پر ایڑیاں رگڑ کر آئے ، بہتر ہے کہ میدان جنگ میں شہادت کی صورت میں نصیب ہو ۔

اللہ کے رستہ کی جو موت آئے مسیحا
اکسیر یہی ایک دوا میرے لیے ہے

## رکوع ۱۲ ...... آیات ۸۸ تا ۹۱

### ہجرت سے گریز کرنا منافقت ہے

بارہویں رکوع میں منافقین کی اِس کمزوری کا ذکر ہے کہ وہ ہجرت کے لیے آمادہ نہیں تھے ۔اللہ کا حکم تو یہ تھا کہ ہر مسلمان اپنے اپنے قبیلہ کو چھوڑ کر مدینہ آ جائے تا کہ مدینہ میں افرادی قوت مضبوط

ہو۔لیکن منافقین کے لیے اپنے گھر، جائداد، کاروبار اور رشتہ داروں کو چھوڑنا بہت بھاری تھا۔حکم دیا گیا کہ اگر کسی دشمن قبیلہ سے جنگ ہو تو اُس میں موجود اُن منافقین کے ساتھ کوئی رعایت نہ کی جائے، جو ہجرت کے لیے تیار نہیں۔ کافروں کی طرح منافقین کو بھی قتل کیا جائے۔ ہاں اگر منافقین کا تعلق کسی ایسے قبیلہ سے ہو جس کے ساتھ معاہدہ ہے تو پھر اُنہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

## رکوع ۱۳ ...... آیات ۹۲ تا ۹۶

### جان بوجھ کر قتل کرنے والے پر پھٹکار

تیرھویں رکوع میں ارشاد ہوا کہ مومن کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ہاں غلطی سے ایسا ہوسکتا ہے۔ اِس صورت میں کفارہ ادا کرنا ہوگا جس کے لیے رہنمائی اِس رکوع میں دی گئی ہے۔البتہ اگر کوئی جان بوجھ کر یہ جرم کرے گا تو اُس کے لیے وعید نازل ہوئی:

**وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۝**

’’اور جس نے قتل کیا کسی مومن کو جان بوجھ کر تو اُس کی سزا جہنم ہے، ہمیشہ رہے گا اُس میں اور اللہ اُس پر غضبناک ہوا اور اُسے رحمت سے محروم کر دیا اور تیار کیا اُس کے لیے بڑا عذاب‘‘۔

یہ جرم ہمارے ہاں بہت عام ہو گیا ہے۔اللہ ہمیں ایک دوسرے کی جان کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

## رکوع ۱۴ ...... آیات ۹۷ تا ۱۰۰

### ہجرت نہ کرنے والوں کی حسرت ناک موت

چودھویں رکوع میں اُن منافقین کی حسرت ناک موت کا نقشہ کھینچا گیا کہ جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے سے محروم رہے۔فرشتے اُن سے پوچھتے کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زمین میں مغلوب کر دیا گیا تھا اور ہم پوری طرح اللہ کی بندگی نہیں کر سکتے تھے۔فرشتے کہتے ہیں کہ تم نے ہجرت کیوں نہ کی؟ اب تیار ہو جاؤ تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت بری جگہ ہے۔اِسی

رکوع میں ہجرت کرنے والوں کو خوشخبری دی گئی کہ اُن کے لیے زمین میں بھی بڑی وسعت ہے اور آخرت میں بھی وہ بہترین اَجر سے نوازے جائیں گے۔

جرأت ہے نمو کی تو فضا تنگ نہیں ہے
اے مردِ خدا! ملکِ خدا تنگ نہیں ہے

## رکوع ۱۵ ...... آیات ۱۰۱ تا ۱۰۴

### انتہائی خوف کے وقت بھی نماز معاف نہیں

پندرہویں رکوع میں سفر کے دوران نمازوں میں قصر کا حکم دیا گیا۔مزید ہدایت دی گئی کہ جنگ کے دوران اگر دشمنوں کے حملہ کا خطرہ ہوتو صلوۃ الخوف ادا کی جائے۔آدھا لشکر پہرہ دے اور آدھا نماز ادا کرے۔پھر نماز ادا کر کے یہ نصف لشکر پہرہ دے اور باقی لشکر نماز ادا کرے۔گویا انتہائی خوف کے وقت بھی نماز معاف نہیں۔مزید فرمایا کہ عام حالات میں تمام مسلمانوں پر نماز پابندیٔ وقت کے ساتھ فرض ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

## رکوع ۱۶ ...... آیات ۱۰۵ تا ۱۱۲

### عدل کرو خواہ دشمن کو فائدہ پہنچے

سولھویں رکوع میں نبی اکرم ﷺ اور تمام مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ ہمیشہ عدل قائم کرنے کی کوشش کریں اور اپنے لوگوں میں سے زیادتی کرنے والوں کی حمایت نہ کریں۔عدل کیا جائے خواہ اِس کا فائدہ کسی دشمن کو ہی کیوں نہ پہنچے۔

## رکوع ۱۷ ...... آیات ۱۱۳ تا ۱۱۵

### اجماعِ امت کی اہمیت

سترہویں رکوع میں اجماعِ امت کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔کسی بھی دور میں فقہاء کی اکثریت کا کسی رائے پر متفق ہونا اجماع کہلاتا ہے۔اجماع سے اختلاف کر کے علیحدہ راہ اختیار کرنا اور اُمت میں انتشار پیدا کرنا دراصل رسول اللہ ﷺ سے دشمنی ہے کیونکہ یہ دراصل اُمت محمد ﷺ

کو کمزور کرنے کی کوشش ہے۔ایسا کرنے والوں کو اللہ آپ ﷺ کی اُمت سے علیحدہ کر دے گا اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ اللہ ہمیں امت مسلمہ میں فرقہ واریت اور انتشار پیدا کرنے سے محفوظ فرمائے۔آمین!

## رکوع ۱۸ ...... آیات ۱۱۶ تا ۱۲۶

## شرک کرنے والے شیطان کی پیروی کر رہے ہیں

اٹھارہویں رکوع میں اللہ کی طرف سے اعلان کر دیا گیا کہ اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اِس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا، معاف فرما دے گا۔شرک کرنے والے دراصل شیطان کی پیروی کر رہے ہیں۔شیطان نے تو اللہ کے سامنے اپنے اِن مکروہ عزائم کا اظہار کیا تھا کہ وہ انسانوں کی اکثریت کو گمراہ کر کے رہے گا۔ اِس کے بعد مسلمانوں پر واضح کر دیا گیا کہ:

**لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿﴾**

''اے مسلمانو! نہ تو تمہاری خواہشات سے کچھ ہوگا اور نہ ہی اہلِ کتاب کی خواہشات سے، جس کسی نے برا عمل کیا وہ اِس کا بدلہ پائے گا اور وہ اللہ کے سوا نہ کوئی دوست پائے گا اور نہ ہی کوئی مددگار''۔

## رکوع ۱۹ ...... آیات ۱۲۷ تا ۱۳۴

## خواتین اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کرو

انیسویں رکوع میں تلقین کی گئی کہ خواتین اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔خاص طور پر شوہر بیویوں کے حقوق ادا کریں۔البتہ اگر کوئی خاتون محسوس کرے کہ اُس کا شوہر اُس کی طرف توجہ نہیں دے رہا تو پھر کوئی صلح کی صورت پیدا کرے۔اپنے کچھ حقوق سے خود ہی دستبردار ہو جائے یا مہر میں سے کچھ حصہ معاف کر کے شوہر کو خوش کرنے کی کوشش کرے۔اللہ چاہتا ہے کہ گھر بسا رہے، میاں بیوی کے درمیان موافقت رہے اور جدائی نہ ہو۔البتہ اگر موافقت نہیں ہو رہی اور لڑائی جھگڑا اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے تو علیحدگی میں ہی بہتری ہے۔ اللہ اپنے فضل سے

دونوں علیحدہ ہونے والوں کو غنی فرمادے گا۔

## رکوع ۲۰ ...... آیات ۱۳۵ تا ۱۴۱

## ظلم واستحصال کے خلاف جدوجہد کرو

بیسویں رکوع میں حکم دیا گیا کہ معاشرہ میں عدل وانصاف کے قیام کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور ظلم واستحصال کے خلاف جدوجہد کرو۔ اللہ کو صرف یہی نیکی مطلوب نہیں کہ تم عبادت گاہوں میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے رہو۔ اُس کا حکم تو یہ ہے کہ:

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری
کہ فقرِ خانقاہی ہے فقط اندوہ و دلگیری

باہر نکلو اور ظالموں کے ساتھ پنجہ آزمائی کرو اور اُنہیں ظلم سے روکو۔ ہمیشہ عدل کا فیصلہ کرو خواہ عدل کا فیصلہ تمہارے والدین، تمہارے رشتہ داروں اور خود تمہاری ذات کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کبھی بھی عدل کے مقابلے میں خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ اِس رکوع میں مزید حکم دیا گیا کہ اپنے ایمان کو زبانی اقرار سے بڑھا کر قلبی تصدیق تک پہنچاؤ۔ یہ منافقانہ طرزِ عمل ہے کہ زبان پر تو اقرار ہو لیکن دل میں یقین نہ ہو۔ اچھے لوگوں کی صحبت اور قرآنِ کریم پر غور وفکر سے قلبی ایمان حاصل ہوگا۔ آگاہ کیا گیا کہ منافق وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے ہیں خلوص کے ساتھ لیکن جب دین کے تقاضے سامنے آتے ہیں تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اُن کا معاملہ یہ ہے کہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ اِس سے عزت ملے گی حالانکہ عزت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت دی گئی کہ اگر کسی محفل میں اللہ کے احکامات اور شعائرِ دینی کا مذاق اڑایا جارہا ہو تو اُس محفل کا بائیکاٹ کر کے غیرتِ دینی کا ثبوت دو۔ اگر تم وہیں بیٹھے رہے اور گستاخیاں سنتے رہے تو تم بھی مذاق اڑانے والوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ منافقین کی یہ روش بھی بتائی گئی کہ وہ مسلمانوں اور کفار دونوں سے تعلق رکھ کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو کامیابی ملے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اگر کافروں کو کامیابی حاصل ہو تو کہتے ہیں

کہ ہم تمہاری مسلمانوں سے حفاظت کررہے تھے۔اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تمام لوگوں کی حقیقت کھول دے گا کہ کون مومن ہے، کون منافق اور کون کافر۔آج منافقین کا شمار مسلمانوں میں ہوتا ہے لیکن روزِ قیامت اللہ اُنہیں کفار کے ساتھ جہنم میں جمع کردے گا۔**اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قُلُوْبَنَامِنَ النِّفَاقِ**......اے اللہ! ہمارے دلوں کونفاق کے مرض سے پاک فرمادے۔آمین!

# مختصر خلاصۂ مضامینِ قرآن

# چھٹا پارہ

**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝**

**لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا۝**

چھٹے پارے میں سورۂ نساء کے آخری ۴ رکوع یعنی رکوع ۲۱ تا ۲۴ اور سورۂ مائدۃ کے ۱۶ میں سے پہلے ۱۰ رکوع شامل ہیں۔

## رکوع ۲۱...... آیات ۱۴۲ تا ۱۵۲

### کافروں کو دوست بنانے والے منافق ہیں

اکیسویں رکوع میں اہلِ ایمان کو منع کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ایسا کرنے والے منافق ہیں اور منافقین جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوں گے۔ہاں! جو توبہ کرلیں، اپنے رویہ کی اصلاح کرلیں، اللہ سے چمٹ جائیں اور اپنی اطاعت خالص اللہ کے لیے کرلیں تو اُنہیں معاف کردیا جائے گا۔اِس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا کہ جو لوگ کچھ رسولوں کو مانتے ہیں اور کچھ کو نہیں مانتے وہ پکے کافر ہیں اور اُن کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔

## رکوع ۲۲...... آیات ۱۵۳ تا ۱۶۲

### حضرت عیسیٰؑ کو اوپر اُٹھالیا گیا

بائیسویں رکوع میں یہود کے چند جرائم بیان کرنے کے بعد اُن کے اِس قول کی نفی کی گئی کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کردیا ہے۔اللہ نے فرمایا:

**وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿﴾**

''نہ اُنہوں نے قتل کیا حضرت عیسیٰؑ کو اور نہ ہی صلیب دی بلکہ مشتبہ ہو گیا اُن کے لیے معاملہ، اور یقیناً جنہوں نے اختلاف کیا اُن کے بارے میں وہ شک وشبہ میں ہیں۔ اُن کے پاس اِس حوالے سے کوئی علم نہیں، سوائے گمان کی پیروی کرنے کے۔ اور اُنہوں نے یقیناً عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُن کو اٹھا لیا اپنی طرف اور اللہ زبردست ہے حکمت والا''۔

## رکوع ۲۳...... آیات ۱۶۳ تا ۱۷۱

## رسالت کے بعد بے عملی کا کوئی جواز نہیں

تیئیسویں رکوع میں رسالت کے حوالے سے یہ اہم بات بیان کی گئی کہ:

**رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿﴾**

''رسول تھے بشارت دینے والے اور خبردار کرنے والے، تاکہ نہ رہے لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت رسولوں کے آنے کے بعد اور اللہ زبردست ہے حکمت والا''۔

رسالت کے بعد اب لوگ اللہ کے سامنے اپنی بے عملی کا کوئی جواز نہیں پیش کر سکتے۔ اِس رکوع میں تمام انسانوں کو دعوت بھی دی گئی کہ وہ اللہ کے آخری رسول ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ اِسی میں اُن کی خیر ہے۔ اہلِ کتاب سے کہا گیا کہ دین میں ناحق غلو نہ کریں اور حضرت عیسیٰؑ کو خدائی میں شریک نہ کریں۔ وہ اللہ کے بندے اور رسولؑ ہیں۔

## رکوع ۲۴...... آیات ۱۷۲ تا ۱۷۶

## اللہ پر ایمان لاؤ اور قرآن کے ساتھ چمٹ جاؤ

چوبیسویں رکوع میں عیسائیوں اور مشرکینِ مکہ کے غلط عقائد کی نفی ہے۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اور مشرکین نے فرشتوں کو اللہ کی اولاد قرار دیا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰؑ اور فرشتے اللہ

کے بندے ہیں۔ وہ اللہ کی بندگی کو اپنے لیے سعادت سمجھتے ہیں۔ البتہ جو کوئی بھی اللہ کی بندگی کے حوالے سے اعراض کرے گا، اللہ اُسے شدید عذاب دے گا۔ تمام انسانوں کو دعوت دی گئی کہ تمہارے پاس قرآن کی صورت میں واضح دلیل آ چکی ہے۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور قرآن سے چمٹ جائیں گے، اللہ اُنہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور سیدھے راستہ کی ہدایت نصیب فرمائے گا۔

# سورۂ مائدہ

## نفاذِ شریعت اور اِس کے لیے جدوجہد کی تاکید

## رکوع ۱...... آیات ۱ تا ۵

### نیکی اور تقویٰ کے کام میں تعاون کرو

پہلے رکوع میں ایک اہم ہدایت دی گئی کہ:

**وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴿﴾**

”اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون نہ کرو“۔
گویا صرف گناہ کرنا ہی بری بات نہیں بلکہ اِس کے حوالے سے کسی قسم کا تعاون کرنا بھی گناہ ہے۔ مثلاً سود لینا گناہ ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ سودی معاملات کو لکھنا اور اُن پر گواہ بننا بھی گناہ ہے۔

## رکوع ۲...... آیات ۶ تا ۱۱

### عدل کرو یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے

دوسرے رکوع میں حکم دیا گیا کہ عدل کے علمبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اِس پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

## رکوع ۳...... آیات ۱۲ تا ۱۹

### عہد شکنی کی سزا ...... اللہ کی طرف سے لعنت

تیسرے رکوع میں بنی اسرائیل سے ایک عہد لینے کا ذکر ہے۔ اللہ نے اُن سے عہد لیا کہ اگر تم

نماز قائم کرو گے، زکوٰۃ دو گے، میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، اُن کا ساتھ دو گے اور اللہ کے دین کی نصرت کے لیے مال خرچ کرو گے تو میں تمہارے گناہ معاف کر دوں گا اور تمہیں جنت کے باغات میں داخل کروں گا۔ بدقسمتی سے بنی اسرائیل نے اُس عہد کو توڑ دیا اور پھر اللہ نے اُن پر لعنت کی اور مختلف عذابوں میں مبتلا کیا۔ اہلِ کتاب کو دعوت دی گئی کہ ہمارے رسول ﷺ آ چکے ہیں جو اُن باتوں کو واضح کر رہے ہیں جو تم نے اپنی کتابوں کی تعلیمات سے چھپا دی تھیں۔ ہمارے رسول ﷺ پر ایمان لے آؤ، اِسی میں تمہاری بھلائی ہے۔ پھر یہود اور عیسائیوں کے اِس قول کی نفی کی گئی کہ ہم اللہ کے بڑے محبوب ہیں۔ پوچھا گیا کہ اگر واقعی محبوب ہو تو تم پر اللہ کی طرف سے عذاب کیوں نازل ہوتے رہے ہیں؟

## رکوع ۴...... آیات ۲۰ تا ۲۶

## نفاذِ شریعت کی جدوجہد سے اعراض کی شرمناک مثال

چوتھے رکوع میں بنی اسرائیل کی نفاذِ شریعت کی جدوجہد سے پہلوتہی کا بیان ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو اللہ کی نعمتیں یاد کرنے کی ترغیب دی۔ پھر اُن کے سامنے ایک تقاضا رکھا۔ اُنہیں بتایا کہ اللہ نے ہمیں تورات عطا کی ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اِس کی تعلیمات کو نافذ کر کے ایک عادلانہ معاشرہ کی مثال لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ فلسطین کی مقدس سرزمین ہمارے آباء و اجداد کا مرکز رہی ہے۔ وہاں ایک مشرک قوم قابض ہے۔ آؤ اُس کے خلاف جنگ کریں اور فلسطین پر قبضہ کر کے وہاں ایک مثالی معاشرہ قائم کر دیں۔ قوم نے جواب دیا کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ حضرت موسیٰؑ کو انتہائی صدمہ پہنچا۔ آپ نے اللہ سے بددعا کی کہ وہ اِس فاسق قوم کو اُن سے دور کر دے۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو چالیس سال تک صحراء میں بھٹکنے کی سزا دی۔

## رکوع ۵...... آیات ۲۷ تا ۳۴

## قربانی متقیوں کی قبول ہوتی ہے!

پانچویں رکوع میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ بیان ہوا۔ اُن دونوں نے اللہ

کی راہ میں قربانی پیش کی۔ حضرت ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قبول نہ ہوئی۔ اُس نے غصہ میں آ کر حضرت ہابیل کو شہید کرنے کی دھمکی دی۔ حضرت ہابیل نے جواب دیا کہ قربانی متقیوں کی قبول ہوتی ہے۔ اپنی ناکامی کا الزام مجھ کو نہ دو بلکہ اپنی نیت اور کردار میں اِس کا سبب تلاش کرو۔ قابیل نے حضرت ہابیل کو شہید کر دیا اور ہمیشہ کے خسارے سے دوچار ہوا۔ اِس رکوع میں یہ اصول بھی بیان ہوا کہ جو کسی جان کو ناحق قتل کرے گا وہ پوری انسانیت کا قاتل قرار پائے گا اور جو کسی ایک جان کی حفاظت کرے گا وہ پوری نوعِ انسانی کا محافظ سمجھا جائے گا۔ پھر اِسی رکوع میں ایسے لوگوں کی سزا بیان ہوئی جو قتل و غارت گری اور کھلے عام لوٹ مار کرتے ہیں۔ حکم دیا گیا کہ اُن کے ٹکڑے کر دو، یا اُنہیں صلیب پر لٹکا دو، یا اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ دو، یا اُنہیں جلاوطن کر دو۔ ہاں جو خود کو اپنے طور پر قانون کے حوالے کر دیں تو اُنہیں معاف کیا جا سکتا ہے۔

## رکوع ۶...... آیات ۳۵ تا ۴۳

### چور مرد ہو یا عورت اُس کے ہاتھ کاٹو

چھٹے رکوع میں حکم دیا گیا کہ چور مرد ہو یا عورت اُس کے ہاتھ کاٹو۔ اِس آیت کی رُو سے ہم پر لازم ہے کہ ایسا نظام نافذ کرنے کی جدوجہد کریں جس میں اللہ کے تمام قوانین نافذ ہوں۔ اللہ کے احکامات اِس لیے نہیں ہیں کہ اُن کی تلاوت کر کے محض ثواب حاصل کر لیا جائے بلکہ ہماری ذمہ داری ہے کہ اُن پر عمل درآمد کے لیے ہم بھرپور جدوجہد کریں۔

## رکوع ۷...... آیات ۴۴ تا ۵۰

### شریعت کے مطابق فیصلے نہ کرنے والے کافر، ظالم اور فاسق ہیں

ساتواں رکوع نفاذِ شریعت کی تاکید پر پورے قرآنِ مجید کا **Climax** ہے۔ بڑے جلالی اسلوب میں حکم دیا گیا کہ خواہشاتِ نفس کی نہیں شریعت کی پیروی کرو ورنہ کان کھول کر سن لو:

**وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۞**

''اور جو لوگ بھی اللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، تو ایسے ہی لوگ (عملی اعتبار سے) کافر ہیں''۔

**وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ۞**

''اور جولوگ اللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ،تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں''۔

**وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۞**

''اور جولوگ اللہ کے نازل کردہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ،تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں''۔

آج ہم پر قرآنِ حکیم کی ان تینوں وعیدوں کا اطلاق ہو رہا ہے۔اللہ ہمیں احساسِ زیاں عطا فرمائے اوراحکاماتِ الٰہی کے نفاذ کے لیےتن من دھن سے جد و جہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

## رکوع ۸...... آیات ۵۱تا۵۶

### یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ

آٹھویں رکوع میں حکم دیا گیا کہ مسلمان، یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بنائیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں لیکن مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ۔ جواُن سے دوستی کرے گا وہ اُن ہی میں شمار ہوگا اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دے گا۔ اِس رکوع میں مسلمانوں کو خبر دار کیا گیا کہ اگر اُنہوں نے اپنی دینی ذمہ داریاں ادا نہ کیں تو اللہ اُن کی جگہ اسلام کی خدمت کی سعادت ایسے لوگوں کو دے دے گا جو اللہ سے محبت کریں گے اور اللہ اُن سے محبت کرے گا۔ وہ دین کی خدمت کرنے والوں کے حق میں ایثار اور دین کے دشمنوں سے سختی کرنے والے ہوں گے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔ ماضی میں اللہ نے عربوں کو محروم کر کے دین کی خدمت کا اعزاز تاتاریوں کو دے دیا تھا ۔

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

اللہ ہمیں اِس محرومی سے محفوظ فرمائے اور مذکورہ بالا صفات عطا فرمائے۔آمین!

## رکوع ۹...... آیات ۵۷ تا ۶۶

### نفاذِ شریعت کی برکات

نویں رکوع میں یہود کے علماء و مشائخ کو جھنجھوڑا گیا کہ وہ لوگوں کو گناہوں اور حرام خوری سے کیوں

نہیں روکتے۔ مزید ارشاد ہوا کہ اگر اہلِ کتاب تورات اور انجیل کے احکامات نافذ کرتے تو اُن پر آسمان سے بھی رحمت کی بارشیں نازل ہوتیں اور زمین بھی نعمت کے خزانے اگل دیتی۔ اللہ ہمیں بھی اپنے معاشرے میں احکاماتِ شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## رکوع ۱۰...... آیات ۶۷ تا ۷۷

### شرک کرنے والے پر جنت حرام ہے

دسویں رکوع میں اہلِ کتاب کو جھنجھوڑا گیا کہ:

**يَاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ**

''اے اہلِ کتاب! تم کسی بنیاد پر نہیں جب تک تم تورات، انجیل اور جو کلام بھی تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، اُسے نافذ نہیں کرتے''۔

آج یہی خطاب ہم مسلمانوں سے ہے کہ ہماری اللہ کی نگاہ میں کوئی اہمیت نہیں اگر ہم قرآنِ حکیم کے احکامات کو نافذ نہیں کرتے۔ اِسی رکوع میں عیسائیوں کے اِس عقیدہ کی زوردار نفی کی گئی کہ اللہ عیسیٰ ؑ کی ذات میں حلول کر گیا ہے اور اب عیسیٰؑ ہی خدا ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے تو اپنی قوم کو آگاہ کیا تھا:

**اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝**

''جس کسی نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، تو اللہ نے اُس کے لیے جنت کو حرام کر دیا ہے اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کے لیے کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہوگا''۔

**اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فِي بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (ابنِ ماجہ)**

''اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا نفاذ، اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں کی (رحمت سے برسنے والی) بارش سے بہتر ہے''۔

## حقیقی مسلمان کون ہے؟

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہ عَنْہُ (بخاری)

”حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اُس عمل کو جس سے اللہ نے روکا ہے“۔

## یاد رکھنے والے حقائق

عَنْ سَھْلِ بنِ سَعْدٍ ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ : یَا مُحَمَّدُ ، عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّکَ مَیِّتٌ ، وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فِاِنَّکَ مُفَارِقُہٗ ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّکَ مُجْزِیٌ بِہٖ ثُمَّ قَالَ : یَا مُحَمَّدُ شَرْفُ الْمُؤْمِنِ قِیَامُ اللَّیْلِ وَعِزُّہٗ اسْتِغْنَاؤُہٗ عَنِ النَّاسِ (مستدرک الحاکم)

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ”اے محمد ﷺ! زندہ رہ لیجئے جتنا آپ چاہیں (لیکن یہ یاد رکھیں کہ) بالآخر مرنا ہے، اور محبت کر لیجئے جس سے بھی محبت کرنی ہے (لیکن یہ یاد رکھیں کہ) آپ اُسے چھوڑنے والے ہیں، اور عمل کیجئے جو آپ چاہیں (لیکن یہ یاد رکھیں کہ) آپ کو اُس کا بدلہ دیا جائے گا“۔ پھر فرمایا ”اے محمد ﷺ بندۂ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے نہ مانگنے میں ہے“۔

# اپنے بھائی کی مدد کرو!

**اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْمًا اَفَرَاَیْتَ اِذَا کَانَ ظَالِمًا کَیْفَ اَنْصُرُہٗ قَالَ تَحْجُزُہٗ اَوْ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ**

(بخاری، مسلم)

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم''۔ اِس پر ایک شخص نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اُس کی مدد کروں گا اگر وہ مظلوم ہے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ اُس کی مدد میں کیسے کروں اگر وہ ظالم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اُس کا ہاتھ پکڑلو یا اُسے روک دو ظلم کرنے سے، پس بے شک یہ ہے اُس کی مدد کرنا''۔

**اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ**

اے اللہ بنا دے قرآن کو

**رَبِیْعَ قُلُوْبِنَا ...... وَ ...... نُوْرَصُدُوْرِنَا**

ہمارے دلوں کی بہار ...... اور ...... ہمارے سینوں کا نور

**وَجِلَاءَ اَحْزَانِنَا ...... وَ ...... ذَھَابَ ھُمُوْمِنَا وَغُمُوْمِنَا**

اور ہمارے دکھوں کا مداوا ...... اور ...... ہمارے تفکرات وغموں کا دور کرنے والا

# کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- حق اسکوائر، عقب اشفاق میموریل ہسپتال، بلاک 13-C، گلشنِ اقبال۔ فون: 34986771

2- قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس۔ فون: 35340022-4

3- دوسری منزل، حق چیمبر، نزد بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی۔ فون: 34306040-41

4- قرآن مرکز، متصل مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4۔ فون: 38740552

5- پلاٹ نمبر 398، سیکٹر A، بھٹائی کالونی، نزد حبیب بینک، کورنگی کراسنگ۔ فون: 34228206

6- قرآن مرکز، B-238، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 35478063

7- قرآن مرکز، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، نزد رضوان سوسائٹس، لانڈھی 2۔ فون: 0321-8720922

8- بلڈنگ نمبر 41-E، کمرشل اسٹریٹ نمبر 14، فیز II ایکسٹینشن، DHA۔ فون: 0333-3496583

9- نزد لیاقت لائبریری، M.S.Traders ٹائر شاپ کے اوپر، اسٹیڈیم روڈ۔
فون: 38320947، 0300-2541568

10- 11- داؤد منزل، نزد فریسکو سوئیٹس، آرام باغ۔ فون: 32620496

11- مکان نمبر A-26، سیکنڈ فلور، سیکٹر 5/B-1، نارتھ کراچی۔

12- LS-9 سیکٹر 11-K پاور ہاؤس چورنگی، نارتھ کراچی۔ فون: 0321-2023783

13- II-E 2/7، ناظم آباد نمبر 2، نزد حور مارکیٹ، کراچی۔ فون: 36605413

14- فلیٹ A-1، ممتاز اسکوائر نزد کے ای ایس سی آفس، بلاک "K"، نارتھ ناظم آباد۔ فون 36632397

15- قرآن اکیڈمی یاسین آباد، فیڈرل بی ایریا، بلاک 9۔ فون: 36806561 - 36337346

16- قرآن مرکز، فلیٹ نمبر 1 حق اسکوائر، SB-49، بلاک 13C، گلشن اقبال۔ فون: 34986771

17- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33۔ فون: 37091023

18- شاپ نمبر M-1، حرمین ٹاور، بلاک 19، نزد جوہر موڑ۔ فون: 35479106

19- بیسمنٹ، سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0300-8273916

20- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 38143055

21- دفتر تنظیم نزد اسلام چوک اورنگی ساڑھے گیارہ۔ فون 0333-2361069

22- مکان نمبر 174/F، فرنٹیئر کالونی، اقبال پینٹر، مجاہد کالونی، اورنگی ٹاؤن۔ 0345-2818681